بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
انجمن احباب اہل سنت
کے سلسلۂ تبلیغ
سبیل ہدایت
کی تیسری پیشکش
بے نماز کا انجام
بیرونی حضرات چالیس پیسے کے ڈاک
ٹکٹ بھیجکر طلب فرمائیں ۔
پتہ برائے رابطہ
ابو الکرم احمد حسین قاسم الحیدری
ناظم انجمن احباب اہل سنت سہنسہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر
بازار تلواراں راولپنڈی
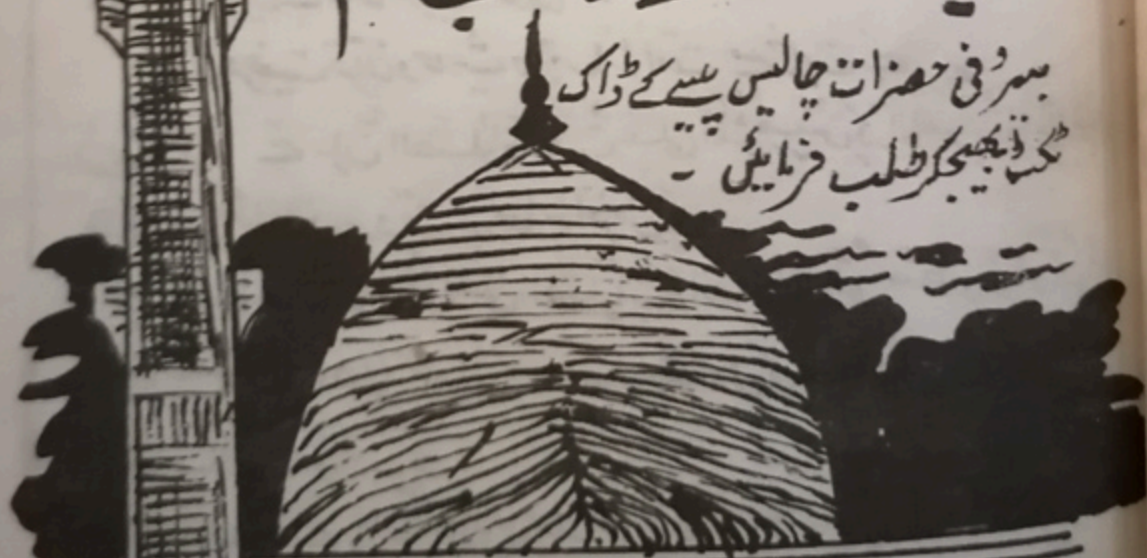
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْن
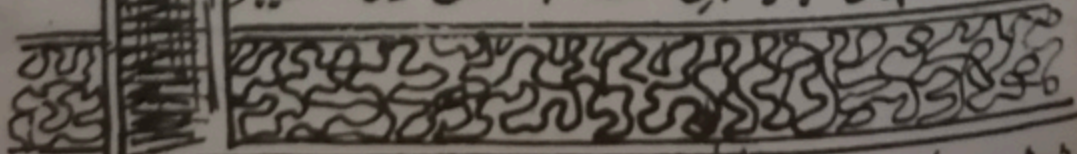
وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْن۔

اما بعد! فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی پانچ نمازیں ہر مسلمان عاقل بالغ، مرد و زن پر فرض عین ہیں۔ فقہ حنفی کی معتبر کتاب درِ مختار میں ہے نماز پنجگانہ ہر مکلف پر فرض عین ہے اور وہ ہجرت سے ڈیڑھ سال قبل سترویں رمضان المبارک ہفتہ کی رات معراج شریف کے موقعہ پر فرض کی گئی۔ اس سے قبل مسلمانوں پر طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب کے بعد کی دو نمازیں فرض تھیں۔ دس سال کے بچے کو ہاتھ سے مار کر نماز کا پابند بنانا واجب ہے نہ کہ لاٹھی سے مار کر۔ کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی اولاد کو نماز کا حکم کرو جب وہ سات برس کی ہو اور اسے نماز چھوڑنے پر مارو جب وہ دس برس کا ہو صحیح روایت میں روزہ بھی نماز کے حکم میں ہے۔ اھ مترجماً ملخصاً۔

نماز کی فرضیت قرآن و حدیث و اجماع امت سے ثابت ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ الصَّلوٰۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (پ ۵ ع ۱۲) بے شک نماز مسلمانوں پر وقت بندھا ہوا فرض ہے

اور فرماتا ہے حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلوٰۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ (پ ۲ ع ۱۵) نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ تعالیٰ کے حضور ادب سے۔

نور العرفان میں ہے۔ اس نگہبانی میں ہمیشہ نماز پڑھنا، باجماعت نماز پڑھنا، درستی پڑھنا اور صحیح وقت میں پڑھنا داخل ہے۔

اور فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا

الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (پ ۱۷) اے ایمان والو رکوع اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی بندگی کرو اور بھلے کام کرو اس امید پر کہ تمہیں چھٹکارا ہو۔

اور فرماتا ہے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السَّاجِدِيْنَ (پ ۱۴) تو اپنے رب کو سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور سجدہ والوں میں ہو۔

اور فرماتا ہے وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ (پ ۱۴) اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت میں رہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ بندہ خواہ کتنا بڑا ولی کیوں نہ بن جائے وہ عبادت خداوندی سے کبھی بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تا وقت وفات عبادت کا حکم دیا گیا تو ہم کس باغ کی مولی ہیں۔

اور فرماتا ہے وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ (پ ۱) اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ہمراہ رکوع کرو یعنی باجماعت پنجگانہ نماز ادا کرو۔

اور فرماتا ہے وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ (پ ۱) اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اپنی جانوں کیلئے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے حضور پاؤ گے۔

اور فرماتا ہے وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (پ ۱۸) اور نماز برپا رکھو اور زکوٰۃ دو اور رسول کی فرمانبرداری کرو اس امید پر کہ تم پر رحم ہو۔

اور فرماتا ہے فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (پ ۲۸) تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کے فرمانبردار رہو۔

اور فرماتا ہے وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دو (پ ۲۹)

اور فرماتا ہے فَسُبْحَانَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ (پ ۲۱ ع ۵) تو اللہ کی پاکی بولو جب شام کرو اور جب صبح ہو اور اسی کی تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں اور کچھ دن رہے اور جب تمہیں دوپہر ہو۔

اِن سب آیاتِ کریمہ سے بخوبی سمجھا جا سکتا ہے کہ نمازِ پنجگانہ ہر ایک عاقل بالغ مسلمان مرد و زن پر فرضِ عین ہے۔ لہٰذا نمازِ فرض کا بے عذرِ شرعی ترک گناہ کبیرہ، موجبِ عذاب اور باعثِ غضب وجلالِ ربِّ ذو الجلال ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ منہ۔

اب چند احادیثِ کریمہ و فرموداتِ نبویہ پیش کی جاتی ہیں جن سے بالتصریح نماز کی فرضیت ثابت ہوتی ہے۔

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُکُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ کَانَ لَهُ عَلَی اللّٰہِ عَهْدٌ اَنْ یَّغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ فَلَیْسَ عَلَی اللّٰہِ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ (مشکوٰۃ)

اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ جو کوئی اچھی طرح وضو کرے اور انہیں وقت میں پڑھے اور ان کے رکوع و خشوع کو پورا کرے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر اس بات کا عہد ہے کہ وہ اسے بخش دے۔ اور جو کوئی ایسا نہ کرے تو اس کیلئے اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر کوئی عہد نہیں۔ اگر وہ چاہے تو اسے بخشے اور اگر چاہے تو عذاب کرے۔

اور فرماتے ہیں اَوَّلُ مَا افْتَرَضَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی اُمَّتِی الصَّلٰوۃُ

الخمس وأول ما يرفع من أعمالهم الصلوات الخمس
وأول ما يسئلون عن الصلوات الخمس فمن كان ضيع شيئاً منها
يقول الله تبارك وتعالى انظروا هل تجدون لعبدي نافلة من صلاة
تتمون بها ما نقص من الفريضة وذالك برحمة الله تعالى وعدله
فان وجد فضلاً وضع في ميزانه وقيل له ادخل الجنة مسروراً
وان لم يوجد له شئ من ذالك أمرت الزبانية فأخذ وا بيده
ورجليه ثم قذف به في النار (جامع صغیر) اللہ تعالیٰ نے میری
امت پر سب سے پہلے پانچ نمازیں فرض کیں۔ اور ان کے نیک اعمال میں سے جو
چیز سب سے پہلے اٹھائی جائے گی وہ پانچ نمازیں ہیں۔ اور ان کے اعمال میں سے
جس چیز کا سب سے پہلے حساب لیا جائیگا وہ پانچ نمازیں ہیں سو جو کوئی ان میں
سے کچھ ضائع کرے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا دیکھو ! کیا تمہیں میرے اس
بندے کی کوئی نفلی نماز ملتی ہے جس سے تم اس کے فرضوں کی کمی پوری کرو ؟ اور یہ حکم
اللہ کریم کی رحمت و عدل کی بنا پر ہوگا۔ سو اگر کوئی نفلی نماز پائی گئی تو وہ میزان میں رکھی
جائے گی اور اسے کہا جائیگا کہ جنت میں خوش و خرم داخل ہو جا۔ اور اگر اس کے لئے اسمیں
سے کوئی شے نہ پائی گئی تو دوزخ کے داروغوں کو کہا جائیگا کہ اسے اسکے ہاتھ اور پاؤں سے پکڑ کر
دوزخ میں ڈال دو۔

اور فرماتے ہیں أول ما يحاسب به العبد يوم القيامة صلاته
فان كان أتمها كتبت تامة وان لم يكن أتمها قال الله تعالى
لملائكته انظروا هل تجدون لعبدي من تطوع فتكملون بها
فريضته ثم الزكاة كذلك ثم تأخذ الأعمال على حسب ذلك الله تعالى

قیامت کے روز بندے سے سب سے پہلے اس کی نمازوں کا حساب لے گا۔ سو اگر وہ نماز پوری طرح ادا کرے تو وہ پوری لکھی جائے گی۔ اور اگر وہ اس کو پورا نہ کرے تو اللہ تعالےٰ اپنے فرشتوں سے فرمائے گا۔ دیکھو کیا میرے اس بندے کے لئے تمہیں کوئی نفلی نماز ملتی ہے تاکہ تم اس کے سبب سے اس کے فرضوں کی کمی پوری کرو۔ پھر زکوٰۃ کا حساب اسی طرح لیا جائے گا پھر باقی اعمال اسی طور پر لئے جائیں گے۔ (جامع صغیر)

اور فرماتے ہیں اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ عَمَلِہٖ صَلَاتُہٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِیْضَتِہٖ شَیْئٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اُنْظُرُوْا ھَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَیُکَمَّلُ بِھَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِیْضَۃِ ثُمَّ یَکُوْنُ سَائِرُ عَمَلِہٖ عَلٰی ذٰلِکَ

قیامت کے روز سب سے اول ہر بندے سے اس کی نمازوں کا حساب لیا جائے گا اگر وہ درست نکلیں تو وہ کامیاب و کامران ہو گا اور اگر وہ فاسد نکلیں تو وہ خائب و خاسر ہو گا۔ پھر اگر اس کے فرضوں میں کچھ کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا دیکھو کیا میرے اس بندے کے لئے تمہیں نفلی نماز ملتی ہے۔ جس سے تم اس کے فرضوں کی کمی پوری کر دو پھر باقی اعمال اسی طور پر ہوں گے (جامع صغیر)

اور فرماتے ہیں خَمْسُ صَلَوَاتٍ کَتَبَھُنَّ اللّٰہُ عَلَی الْعِبَادِ فَمَنْ جَاءَ بِھِنَّ لَمْ یُضَیِّعْ مِنْھُنَّ شَیْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّھِنَّ کَانَ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ عَھْدٌ اَنْ یُّدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ وَمَنْ لَّمْ یَاْتِ بِھِنَّ فَلَیْسَ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ عَھْدٌ اِنْ شَاءَ عَذَّبَہٗ وَاِنْ شَاءَ اَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ (جامع صغیر)

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ سو جو کوئی ان پانچوں کو اس طرح ادا کرے کہ ان میں سے کسی ایک نماز کو بھی ان کے حقوق کو ہلکا جانتے ہوئے ضائع نہ کرے تو اللہ تعالےٰ کے پاس اس کے لئے اس بات کا عہد ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ اور جو کوئی

ا نہیں ادا نہ کرے اسکے لئے اللہ کریم کے پاس کوئی عہد نہیں اگر وہ چاہے تو اسے عذاب دے اور اگر چاہے تو اسے بخش دے

اور حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ اَنْ لَّا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّاِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُکْ صَلٰوۃً مَّکْتُوْبَۃً مُّتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَکَھَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ الذِّمَّۃُ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّھَا مِفْتَاحُ کُلِّ شَرٍّ (مشکوٰۃ)

میرے جانی دوست یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتاکید یہ حکم دیا کہ تو کسی شے کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہرا اگرچہ تو ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے۔ اور جلا دیا جائے اور تو ہرگز کوئی فرض نماز قصداً، بے عذر شرعی نہ چھوڑ کہ جو کوئی اسے چھوڑتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ کا رحمت کا ذمہ اٹھ جاتا ہے، اور تو ہرگز شراب نہ پی کہ وہ ہر برائی کی چابی ہے۔

مرقاۃ میں ہے۔ امام طیبی فرماتے ہیں، یہاں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ذمہ اٹھنا تغلیظاً کفر سے کنایہ ہے۔

اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتوں کا تاکیدی حکم دیا تھا۔ ان میں ایک یہ ہے کہ آپ نے فرمایا وَلَا تَتْرُکَنَّ صَلٰوۃً مَّکْتُوْبَۃً مُّتَعَمِّدًا فَاِنَّ مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃً مَّکْتُوْبَۃً مُّتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ ذِمَّۃُ اللّٰہِ۔ اور تم ہرگز کوئی فرض نماز جان بوجھ کر نہ چھوڑ کہ جو کوئی کسی فرض نماز کو جان بوجھ کر ترک کرے اس سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ کرم بری ہو جاتا ہے (مشکوٰۃ)

اور مرقاۃ میں ہے یہاں اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم کے اٹھنے سے یہ مراد ہے کہ وہ دنیا میں تعزیر اور آخرت میں سزا کا حقدار ہونے کی وجہ سے عذاب خداوندی سے دنیا و آخرت میں مامون و محفوظ نہیں ہوتا۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا (مشکوٰۃ) پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد ہے۔ اس امر کی شہادت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا۔ اور ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔ اور بیت اللہ شریف کا حج کرنا بشرطیکہ زادِ راہ کی استطاعت ہو۔

اور فرمایا اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ فَمَنْ اَقَامَهَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّيْنَ وَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ هَدَمَ الدِّيْنَ (منیۃ المصلی)۔

نماز دینِ اسلام کا مرکزی ستون ہے۔ سو جس نے اسے قائم کیا اس نے دین کو قائم رکھا اور جس نے اسے چھوڑ دیا اس نے دین کو ڈھا دیا۔

ان تمام احادیث کریمہ سے بآسانی یہ بات سمجھی جا سکتی ہے کہ نماز پنجگانہ فرض عین ہے اور اسکے قائم کرنے سے دینِ اسلام قائم ہوتا ہے اور اس کے چھوڑنے میں اللہ اور اس کے رسول کی ناراضگی اور عذاب جہنم کا استحقاق ہے،

وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى مِنْهُ۔

اب ذرہ اجماع اُمت کو بھی دیکھئے غنیۃ المصلی میں فرمایا اجماع اُمت یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ اقدس سے لیکر آج تک امت نماز کی فرضیت پر متفق ہے اس بارہ میں نہ کبھی کسی نے انکار کیا اور نہ کسی نے کوئی جھگڑا اٹھایا۔

نماز پنجگانہ مسلمانوں پر فرض عین ہے سو اس کا منکر کافر ہے

درِ مختار میں ہے وَيُكْفَرُ جَاحِدُهَا لِثُبُوْتِهَا بِدَلِيْلٍ قَطْعِيٍّ۔ نماز پنجگانہ

کی فرضیت کا منکر کافر ہے کیونکہ اس کا ثبوت دلیل قطعی سے ہے۔ اور اس کا بے عذر شرعی تارک فاسق و فاجر و مستحق غضب قہار و عذاب نار ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ منہ۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ (پ ۲۱ ع ۷)

اور نماز قائم رکھو اور مشرکوں سے نہ ہو۔

نور العرفان میں ہے اس سے معلوم ہوا کہ نماز نہ پڑھنا عملی شرک ہے اور جن بزرگوں نے ترک نماز کو کفر قرار دیا ہے ان کی دلیل یہی آیت کریمہ ہے۔

نبی کریم علیہ السلام فرماتے ہیں۔ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ جِهَارًا

جس نے جان بوجھ کر کوئی ایک فرض نماز ترک کی اس نے کھلم کھلا کفر یعنی ناشکری کی۔

اور فرماتے ہیں مَنْ تَرَكَ صَلٰوةً لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ (جامع صغیر)

جو کوئی جان بوجھ کر کوئی ایک فرض نماز چھوڑے وہ اللہ تعالیٰ سے ناراضگی کے حال میں ملے گا۔

اور فرماتے ہیں اِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ (مسلم)

بلاشبہ مسلمان بندے اور شرک و کفر کے مابین نماز چھوڑ دینا ہے۔

اور فرماتے ہیں بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِيمَانِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ (ترمذی)

کفر و ایمان کے مابین نماز کا چھوڑ دینا ہے۔

مرقاۃ میں ہے اس حدیث کا بظاہر معنی یہی ہے کہ بلاشبہ ایمان اور کفر کے مابین نماز حائل ہے۔ اور قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ جو کوئی جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے وہ بندے اور کفر کے مابین کی حد میں پہنچکر کفر کے قریب ہو جاتا ہے۔ اور امام نووی شرح مسلم شریف میں فرماتے ہیں۔ سو اگر کوئی فرضیت نماز کا منکر ہو تو وہ بالاجماع کافر ہے۔ اور اگر باوجود اعتقاد فرضیت کے سستی کی بنا پر نماز ترک کرے جیسا کہ آجکل کے مسلمان بالعموم کرتے ہیں تو اس بارہ میں علماء امت کا اختلاف ہے۔ امام مالک وغیرہ کے نزدیک اس سے توبہ طلب کی جائے اگر وہ توبہ

کرے فبہا ورنہ اسے تلوار سے قتل کر دیا جائے۔ اور دوسرے علماء کی ایک جماعت کے نزدیک بے نمازی کافر ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہی مروی ہے اور یہی حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ کی ایک روایت ہے اور یہی حضرت عبداللہ بن مبارک اور اسحاق بن راہویہ کا بھی قول ہے اور اسی کو بعض علماء شافعیہ نے اختیار کیا ہے۔ اور حضرت امام ابوحنیفہ اور اہل کوفہ کی ایک جماعت اور امام مزنی شافعی اس بارہ میں فرماتے ہیں بے نماز کافر تو نہیں لیکن وہ فاسق و فاجر ضرور ہے لہذا اسے قتل نہ کیا جائے بلکہ اسے تعزیر کی جائے اور اس وقت تک قید رکھا جائے کہ وہ پکا سچا نمازی بن جائے۔

مرقاۃ میں حضرت امام ابن حجر سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا حضرت امام احمد بن حنبل وغیرہ کے نزدیک بے نمازی کافر ہے۔ اور وہ بربنائے کفر قتل کیا جائے گا۔ اور نہ اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے اور نہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفنایا جائے۔

اور اسی میں فرمایا اور کتاب شرح السنۃ میں ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر کوئی فرض نماز چھوڑے اسکی تکفیر میں اختلاف واقع ہوا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے نماز کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا نماز کا ترک کفر ہے۔ حضرت عبداللہ بن شقیق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں صحابہ کرام سوائے نماز کے اور کسی عمل کے ترک کو کفر نہ مانتے تھے، حضرت حماد بن زید، حضرت مکحول حضرت امام مالک اور حضرت امام شافعی رحمھم اللہ تعالیٰ کے نزدیک بے نمازی مرتد کے حکم میں ہے مگر وہ دائرہ اسلام سے نہیں نکلتا۔ اور اصحاب رائے کا کہنا ہے کہ بے نماز قتل نہ کیا جائے بلکہ اسے نماز کا پابند بننے تک قید رکھا جائے۔ اور یہی امام زھری کا بھی قول ہے، ملا قاری فرماتے ہیں، کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ کی یہ رائے بہترین رائے ہے، کیونکہ باقی تمام اقوال ضعیف ہیں۔

اور فقہ حنفی کی معتبر کتاب درمختار میں ہے اور جان بوجھ کر سستی سے نماز چھوڑنے والا فاسق ہے۔ نمازی بن جانے تک قید رکھا جائے اور بعض علماء فرماتے ہیں

کہ بے نمازی کو اتنا مارا جائے کہ اُس کا بدن خون سے رنگین ہو جائے۔

اور شامی میں ہے ہمارے علماء احناف کے نزدیک بے نمازی قتل نہ کیا جائے بلکہ اُسے تعزیر کی جائے اور مرنے یا توبہ کرنے تک قید رکھا جائے۔

اور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا اَلْعَهْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمُ الصَّلٰوۃُ فَمَنْ تَرَکَهَا فَقَدْ کَفَرَ (مشکوٰۃ) ہمارے اور منافقین کے مابین عہد نماز ہے، سو جو کوئی اسے ترک کرے وہ کفر کرتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ ارْکَعُوْا لَا یَرْکَعُوْنَ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ (پ ۲۹ ۲۲) اور جب ان سے کہا جائے کہ نماز پڑھو تو نماز نہیں پڑھتے۔ اُس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے

نور العرفان میں ہے اس سے معلوم ہُوا کہ نماز بڑی اہم عبادت ہے کہ اس کے ترک پر کفار کو بھی عذاب ہو گا۔

اور فرمایا فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا (پ ۱۶ ۷) اور ان پیغمبروں کے پیچھے اُنکی جگہ وہ نامراد آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں اور اپنی خواہش کے پیچھے ہوئے۔ عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے

نیز فرمایا نبی کریم علیہ السلام نے یَکُوْنُ خَلْفٌ بَعْدَ سِتِّیْنَ سَنَۃً اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ثُمَّ یَکُوْنُ خَلْفٌ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یَعْدُوْ تَرَاقِیَهُمْ وَیَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ ثَلَاثَۃٌ مُؤْمِنٌ وَّمُنَافِقٌ وَّفَاجِرٌ (ابن کثیر) ساٹھ برس کے بعد وہ نامراد پیدا ہونگے جو نمازیں ضائع کریں گے اور شہوات اختیار کر لیں گے سو وہ عنقریب دوزخ میں غیؔ کا جنگل پائیں گے۔ پھر ان نامرادوں کے بعد وہ نامراد پیدا ہونگے جو قرآن مجید پڑھیں گے مگر وہ ان کے سینوں میں نہ اُترے گا، اور قرآن

کو تین قسم کے لوگ پڑھیں گے، مومن، منافق، اور فاسق و فاجر۔

بے نمازی لوگ جس غی کے جنگل کو پائیں گے اس کی تفسیر مفسر ابن کثیر بدیں الفاظ کرتے ہیں "عن ابن مسعود انہ قال واد فی جہنم بعید القعر خبیث الطعم "عن ابی عیاض انہ قال واد فی جہنم من قیح و دم۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غی جہنم کے اندر ایک وادی کا نام ہے جس کی گہرائی بے اندازہ ہے اور جس کے کھانے پلید اور بدمزہ ہیں اور ابو عیاض فرماتے ہیں کہ غی جہنم کے اندر ایک پیپ اور خون کی وادی ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ منہ

اور بہار شریعت میں ہے غی جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے۔ اس میں ایک کنواں ہے جس کا نام ھبھب ہے۔ جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کنوئیں کا منہ کھول دیتا ہے۔ جس سے وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے۔ یہ کنواں بے نمازیوں، زانیوں، شرابیوں، سود خواروں اور ماں باپ کو ایذا دینے والوں کے لئے ہے۔

نیز تفسیر ابن کثیر میں ہے نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا اگر دس اوقیہ وزن کا پتھر جہنم کے کنارے سے چھوڑا جائے تو پچاس برس تک وہ اسکی تہہ کو نہ پہنچے گا۔ پھر وہ غی اور آثام تک پہنچے گا۔ عرض کی گئی حضور غی اور آثام کیا ہیں۔ فرمایا دوزخ کے سب سے نچلے طبقہ میں یہ دو کنویں ہیں جن میں دوزخیوں کی پیپ بہتی ہے۔ اور انہی کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ان دو آیتوں میں فرمایا ہے۔ فسوف یلقون غیاً اور یلق آثاماً و اللہ اعلم۔

اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کل نفس بما کسبت رھینۃ الا اصحاب الیمین فی جنٰت یتساءلون عن المجرمین ما سلککم فی سقر قالوا لم نک من المصلین ہر جان اپنے عمل میں گرفتار ہو گی۔ مگر دہنی طرف والے باغوں میں مجرموں سے پوچھتے ہیں تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے۔ (پ ۲۹ ع ۱۶)

نور العرفان میں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کفار عذاب آخرت کے حق میں عبادات کے مکلف ہیں، اور انہیں نماز نہ پڑھنے اور زکوٰۃ نہ دینے پر عذاب ہوگا مگر شریعت میں وہ اس کے مکلف نہیں۔ اسی لئے نو مسلم پر گذشتہ زمانہ کفر کی نمازوں کی قضا نہیں۔

اور فرمایا ہاں ہاں جب جان گلے کو پہنچ جائیگی اور کہیں گے کہ ہے کوئی جھاڑ پھونک کرے اور وہ سمجھے گا کہ یہ جدائی کی گھڑی ہے، اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی۔ اس دن تیرے رب ہی کی طرف ہانکنا ہے۔ اس نے نہ سچ مانا اور نہ نماز پڑھی، ہاں جھٹلایا اور منہ پھیرا۔ پھر اپنے گھر کو اکڑتا ہوا چلا۔ تیری خرابی آ لگی پھر تیری خرابی آ لگی اب آ لگی۔ (پ ۲۹ ۱۷)

نور العرفان میں ہے، یعنی کفار پر بوقت موت یہ عذاب اسلئے ہونگے کہ وہ دنیا میں نہ ایمان لائے اور نہ نماز پڑھی۔

اور فرمایا فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ (پ ۳۰ ۳۲) تو اُن نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں اور جو دکھاوا کرتے ہیں۔

نور العرفان میں ہے یہ آیات مدینہ میں ابن ابی وغیرہ منافقین کے حق میں نازل ہوئیں جو عقیدت سے نہیں بلکہ مسلمانوں کے دکھاوے کو کبھی کبھی نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

اور فرمایا إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَىٰ يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا (پ ۵ ۱۸)

بے شک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا۔ اور وہ جب نماز کو کھڑے ہوں تو ہارے جی سے۔ لوگوں کو دکھاوا کرتے ہیں۔ اور اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر تھوڑا۔

نور العرفان میں ہے اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں سستی کرنا منافقت کی علامت ہے۔ اور اسی سستی کی

مختلف صورتیں ہیں۔ بلا وجہ مسجد میں حاضر نہ ہونا۔ بلا وجہ جماعت سے الگ نماز پڑھنا۔ مسجد میں بعد جماعت پہنچنا، ٹوپی یا کپڑے کے بغیر نماز پڑھنا اور ارکان نماز کو درستی سے نہ ادا کرنا وغیرہ وغیرہ

اور فرمایا فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ (پ ۱۰ ع ۸)
پھر اگر وہ (منافقین) توبہ کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں

اس سے معلوم ہوا کہ دینی بھائی چارگی کیلئے نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے واللہ تعالیٰ اعلم

اور فرمایا وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ (پ ۱۰ ع ۱۳)
اور منافقین نماز کو نہیں آتے مگر ہارے جی اور مال خرچ نہیں کرتے مگر ناگواری اور بد دلی سے

اس سے معلوم ہوا کہ سستی سے نماز میں کھڑا ہونا منافقین کی علامت ہے۔

اور فرمایا يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سَالِمُوْنَ (پ ۲۹ ع ۴) جس دن ایک ساق (پنڈلی) کھولی جائیگی اور سجدہ کو بلائے جائیں گے تو سجدہ نہ کر سکیں گے۔ نیچی نگاہیں کیئے ہوئے اُن پر خواری و ذلت چڑھ رہی ہوگی۔ بے شک وہ دنیا میں سجدہ کیلئے بلائے جاتے تھے جب تندرست تھے

بخاری شریف میں ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنی ساق کھولے گا تو ہر مومن مرد وزن اسے سجدہ کرے گا، اور جو لوگ دنیا میں ریاکاری و شہرت کے لئے سجدہ کیا کرتے تھے وہ باقی رہ جائیں گے۔ سو وہ سجدہ کرنے کا ارادہ کریں گے مگر ان کی پیٹھیں تختہ بن جائیں گی اور وہ سجدہ نہ کر سکیں گے۔ (ابن کثیر) نیز فرمایا اور جب انہیں دنیا میں سجدہ یعنی نماز کیلئے بذریعہ آذان بلایا جاتا تھا تو باوجود صحت مند ہونے کے نماز سے کترایا کرتے تھے۔ بسبب اسی وجہ سے انہیں آخرت میں یہ سزا ملے گی۔ کہ اللہ رب العزت کے روبرو سجدہ نہ کر سکیں گے۔ نیز اسی میں ہے اور کوئی کافر و منافق اسے سجدہ نہ کر سکے گا۔ بلکہ ان میں سے ہر ایک کی پیٹھ تختہ بن چکی ہوگی۔ جب ان میں سے کوئی سجدہ کرنا چاہے گا تو وہ گردن کے بل گرے گا۔ اور سجدہ نہ کر سکے گا۔ کیونکہ وہ دنیا میں سجدہ

سے منہ موڑ کر فخر و غرور سے اپنے سروں کو بلند رکھا کرتے تھے۔ بخلاف مومنوں کے وہ ہمیشہ سجدہ کرتے اور عجز و انکساری سے اپنے سر جھکائے رکھا کرتے تھے۔

اور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُوْرًا وَّلَا بُرْهَانًا وَّلَا نَجَاةً وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ جو نماز کی پابندی نہ کرے، نماز اس کے لئے نہ نور ہوگی نہ علامت ایمان اور نہ باعث نجات اور بے نمازی قیامت کے روز قارون، فرعون، ھامان اور ابی بن خلف کے ہمراہ ہوگا (مشکوٰۃ) یہ چاروں بہت بڑے کافر اور انبیاء علیہم السلام کا مقابلہ کرنے والے تھے۔

مرقاۃ میں ہے وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَحْشُوْرًا اَوْ مَحْبُوْسًا اَوْ مُعَذَّبًا فِي الْجُمْلَةِ مَعَ قَارُوْنَ الخ یعنی بے نمازی قیامت کے روز قارون وغیرہ کے ہمراہ اٹھایا جائے گا یا قید کیا جائے گا یا عذاب دیا جائیگا۔ اور امام طیبی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اس بات پر اشارہ موجود ہے کہ نمازی قیامت کے روز انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ہمراہ ہوگا (مرقاۃ)

مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ ایک دن حضور علیہ السلام کو بتایا گیا کہ فلاں شخص صبح تک سویا رہا اور وہ نماز کے لئے نہ اٹھ سکا۔ تو فرمایا ذٰلِكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ اُذُنَيْهِ اَوْ عَيْنَيْهِ یہ وہ شخص ہے جس کے کانوں یا آنکھوں میں شیطان نے پیشاب کیا۔

اور مشکوٰۃ شریف میں ہے حضرت فاروق اعظم نے اپنے گورنروں کو یہ حکم نامہ لکھکر بھیجا۔ اِنَّ اَهَمَّ اُمُوْرِكُمْ عِنْدِيَ الصَّلٰوةُ مَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِيْنَهُ وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا اَضْيَعُ بلا شبہ میرے نزدیک تمہارا سب سے اہم فرض نماز ہے۔ جو کوئی اسکی محافظت کرے وہ اپنا دین بچا لیتا ہے۔ اور جو اسے ضائع کر دے وہ دوسرے امور کو بدرجہ اولیٰ ضائع کرتا ہے۔

اور نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا جس کی نماز عصر فوت ہو جائے تو گویا اس کے اہل و مال ہلاک

کر دیئے گئے (مشکوٰۃ)

ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ، اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل کیا ہے، فرمایا وقت میں نماز پڑھنا اور جس نے نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں۔ نماز دین کا ستون ہے (بہار شریعت)

اور فرمایا جب تمہارے بچے سات برس کے ہوں تو انہیں نماز کا حکم دو اور جب دس برس کے ہوں تو مار کر نماز پڑھاؤ (ابوداؤد)

اور فرمایا (جو مسلمان جہنم میں جائے گا) اس کے پورے جسم کو آگ لگے گی سوا سجدہ کے اعضاء کے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا کھانا آگ پر حرام کر دیا ہے (بہار)

اور فرمایا جنت کی کنجی نماز ہے۔ اور نماز کی کنجی طہارت (بہار)

اور فرمایا منافقین پر نماز عشاء و فجر سب سے زیادہ گراں ہے۔ اور جو فضیلت ان میں ہے اگر وہ اسے جانتے تو ضرور حاضر ہوتے اگرچہ سرین کے بل گھسٹتے ہوئے انہیں آنا پڑتا یعنی جیسے بھی ممکن ہوتا آتے (بہار)

اور فرمایا جو نماز عشاء سے پہلے سوئے اللہ تعالیٰ اس کی آنکھ کو نہ سلائے (بہار)

اور فرمایا جس کی ایک نماز فوت ہوئی گویا اس کے اہل و مال جاتے رہے (بہار)

اور فرمایا جس دین میں نماز نہیں اس میں کوئی خیر نہیں (بہار)

اور فرمایا اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں جس کے لئے نماز نہیں (بہار)

اور فرمایا جس نے قصداً نماز چھوڑی جہنم کے دروازہ پر اس کا نام لکھ دیا گیا۔ (بہار شریعت)

ھذا ما عندی والعلم التام عند اللہ العلام حررہ الفقیر ابوالکرم احمد حسین قاسم الحیدری الرضوی عفی اللہ عنہ خادم التدریس بالجامعۃ الحیدریۃ فضل المدارس سنہسہ (کوٹلی، آزاد کشمیر)